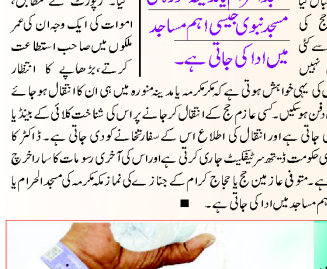

www.roznamasahara.com / email : sundayumang009@gmail.com

ہندوستان کا نمبر ایک اردو اخبار 1

روزنامہ راشٹریہ سہارا

30/جون 2024 اتوار

سنڈے امنگ

صفحہ-9 : بزم ادب

مقبول شاعر، مشہور غزل

جوش ملسیانی

صفحہ-9 : بزم ادب

منزل بے منزلی

(افسانہ)

سیکڑوں حاجیوں کی اموات

وجہ گرمی، بدانتظامی یا کچھ اور

> ایک طرف موسم کا تیور اور دوسری طرف غزہ جنگ۔ اسی لیے خدشات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس سال ایک ہزار سے زیادہ حجاج کرام کے جانیں گنوانے کی اصل وجہ گرمی یا بدانتظامی ہے یا کچھ اور؟

اس سال مختلف حالات میں عازمین حج نے فریضۂ حج ادا کیا۔ اس سال موسم نے کچھ الگ ہی تیور دکھایا۔ دوسری طرف غزہ جنگ چل رہی ہے اور نئے نئے خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ اسی لیے اس سال ایک ہزار سے زیادہ حجاج کرام کو جانیں گنوانی پڑیں تو اس سوال کا اٹھنا فطری تھا کہ ان کی جانیں جانے کی وجہ کیا ہے؟ کیا وجہ حد سے زیادہ گرمی ہے؟ اگر وجہ گرمی ہے تو اس سے بچانے کے لیے معقول انتظامات کیوں نہیں کیے گئے تھے؟ کیا معقول انتظامات بدانتظامی کی وجہ سے نہیں کیے جا سکے؟ اب تک کی رپورٹ سے یہی لگتا ہے کہ حجاج کرام کی جانیں گنوانے کی وجہ نا معقول انتظام نہیں بلکہ شدید گرمی تھی۔ وجہ یہ بھی تھی کہ کئی عازمین حج بغیر رجسٹریشن کے حج کے لیے آئے تھے۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کے لیے اچانک انتظامات نہیں کیے جا سکتے تھے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، بغیر رجسٹریشن کرائے آنے والے عازمین حج کی تعداد تقریباً 400,000 تھی۔ بڑی تعداد میں حجاج کرام کے انتقال کی کوئی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے؟ فی الوقت اس پر کوئی حتمی بات کہنا مشکل ہے، کیونکہ بظاہر ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آئی اور خواہ مخواہ کی وجہ پیدا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

غیر رجسٹرڈ عازمین حج سعودی عرب کے انتظامیہ کے لیے چنوتی بنے ہوئے ہیں۔ دراصل 2019 سے غیر رجسٹرڈ عازمین حج کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، کیونکہ اسی سال سعودی حکومت نے عام سیاحتی ویزا متعارف کرایا تھا۔ اس ویزا کو متعارف کرائے جانے کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں کے سعودی عرب آنے میں آسانی پیدا کی جائے، ممکنہ وجہ یہ بھی تھی کہ اس سے سعودی عرب کی ٹورزم انڈسٹری کو فروغ ملے تاکہ اس کا انحصار تیل کی تجارت پر کم سے کم ہو، کیونکہ دنیا بھر میں تیل کے متبادل تلاش کیے جانے پر تیزی سے ریسرچ کی جا رہی ہے مگر سیاحتی ویزا کی وجہ سے سعودی انتظامیہ کو پریشانی یہ ہونے لگی ہے کہ بڑی تعداد میں عازمین حج بغیر رجسٹریشن کے فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے آجاتے ہیں۔ اس سے انہیں تو دشواریوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے، انتظامیہ کے لیے بھی حالات مختلف ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں کوئی واقعہ ہو جانے یا حادثہ ہو جانے پر انہیں بدنامی کا خدشہ بھی رہتا ہے لیکن لوگ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ حج ایک مذہبی فریضہ ہے۔ اسے صحیح طریقے سے ہی ادا کرنا چاہیے۔ اسے ادا کرنے کے لیے ناجائز راستہ اختیار نہیں کیا جانا چاہیے اور انتظامیہ کے لیے مسئلہ نہیں بننا چاہیے۔ وہ لوگ جو پورے سال حج کی تیاریوں میں مصروف رہتے ہیں، ان کے لیے الجھن کی وجہ نہیں بننی چاہیے۔ 20 جون کو یہ رپورٹ آئی تھی کہ سب سے زیادہ مصر کے حجاج کرام کو جانیں گنوانی پڑی ہیں۔ مصر کے متوفی حجاج کرام کی تعداد 658 ہے۔ ان میں سے 630 نے حج کا رجسٹریشن کرائے بغیر ہی یہ فریضہ ادا کیا۔ اگر یہ بات مان لی جائے کہ یہ رپورٹ صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ 95 فیصد سے زیادہ حجاج کرام وہ تھے جنہوں نے ادائیگی حج کے لیے رجسٹریشن نہیں کرایا تھا۔ دراصل سعودی حکومت حجاج کرام کی متعینہ تعداد کے لحاظ سے حج کی تیاریاں کرتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر عازمین کی تعداد دو چار لاکھ بڑھ جاتی ہے تو مسئلوں کا پیدا ہونا فطری ہے۔ اس بار شدید گرمی بھی تھی۔ رجسٹرڈ عازمین حج کے لیے انتظامات کیے گئے تھے، غیر رجسٹرڈ عازمین حج کے لیے نہیں۔ ایسی شکایتیں آئی ہیں کہ عازمین حج کو ایمبولینس یا اسپتالوں تک رسائی کے لیے بھی جدوجہد کرنی پڑی۔ بس نہیں ملنے کی صورت میں انہیں کئی کلومیٹر تک پیدل چلنا پڑا۔ اس سے ان کے حالات اور خراب ہوئے۔ موسم نے ان پر زیادہ اثر کیا مگر اس سلسلے میں سعودی اہلکار کا کہنا ہے کہ 'ان پر بسوں کے استعمال کی کوئی پابندی نہیں ہے مگر یہ بسیں رجسٹرڈ حاجیوں کے لیے تیار کی جاتی ہیں جن کی آمد کے بارے میں ہمیں معلوم ہوتا ہے... غیر رجسٹرڈ عازمین حج اپنا سفر بس کے ان راستوں پر پیدل چل کر طے کرتے ہیں جہاں کھانے پینے یا ایمبولینس جیسی طبی خدمات موجود نہیں ہوتیں۔ یہ ہائی وے محض بسوں کے لیے ہے۔' ■

اموات کی دیگر وجوہات

یہ رپورٹ آئی ہے کہ عازمین حج نے بدانتظامی کی شکایت کی ہے لیکن موسم کا مزاج جب اس حد تک بدل جائے کہ دنیا بھر کے لوگ پریشان ہوں تو یہ بات سمجھنے کی کوشش کی جانی چاہیے کہ لاکھوں لوگوں کا انتظام کرنے پر کچھ بھول چوک ہو سکتی ہے، دانستہ لاپروائی ہوتی تو اسلام اور مسلمانوں سے 'زیادہ محبت کرنے والا' میڈیا اب تک بدانتظامی کی رٹ لگائے رہتا، کیونکہ وہ اس طرح کے موقع کے ہی تلاش میں رہتا ہے۔ سعودی حکومت کی گزارش کے باوجود اس سال بڑی تعداد میں غیر رجسٹرڈ عازمین حج آئے اور اب تک کی رپورٹ یہی کہتی ہے کہ زیادہ جانیں اسی طرح کے عازمین حج کی گئی ہیں، کیونکہ ان کے لیے انتظامات نہیں تھے اور ہو بھی نہیں سکتے تھے۔ آخر یہ اندازہ لگانا کیسے ممکن ہے کہ اصرار کے باوجود عازمین حج آئیں گے اور کتنی بڑی تعداد میں آئیں گے۔ اس کے علاوہ کئی لوگ مختلف وجوہات سے جوانی میں حج نہیں کر پاتے ہیں اور عمر کے آخری مرحلے میں حج کے لیے آتے ہیں۔ اس بار الجزائر کی 130 سالہ خاتون سارہ ہدیٰ فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے آئیں۔ سب سے معمر عازم حج کی حیثیت سے ان کا استقبال کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق، دوران حج کئی عازمین حج کی اموات کی ایک وجہ ان کی عمر بھی ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے کئی ملکوں میں صاحب استطاعت لوگ بھی جوانی میں حج نہیں کرتے، بڑھاپے کا انتظار کرتے ہیں۔ ویسے کئی لوگوں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ہی ان کا انتقال ہو جائے تاکہ اس مقدس زمین میں وہ دفن ہو سکیں۔ کسی عازم حج کے انتقال کر جانے پر اس کی شناخت کلائی کے بینڈ یا گلے میں لٹکی آئی ڈی سے کی جاتی ہے اور انتقال کی اطلاع اس کے سفارتخانے کو دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ سعودی حکومت ڈیتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے اور اس کی آخری رسومات کا سارا خرچ سعودی عرب برداشت کرتا ہے۔ متوفی عازمین حج یا حجاج کرام کے جنازے کی نماز مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام یا مدینہ منورہ کی مسجد نبوی جیسی اہم مساجد میں ادا کی جاتی ہے۔ ■

> متوفی عازمین حج یا حجاج کرام کی آخری رسومات کا سارا خرچ سعودی عرب برداشت کرتا ہے۔ ان کے جنازے کی نماز مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام یا مدینہ منورہ کی مسجد نبوی جیسی اہم مساجد میں ادا کی جاتی ہے۔

انتظامیہ کیلئے چنوتی

غیر رجسٹرڈ عازمین حج

> سعودی عہدیدار کے حوالے سے آنے والی رپورٹ کے مطابق، اس سال غیر رجسٹرڈ عازمین حج کی تعداد تقریباً 400,000 تھی۔

حج ایک مذہبی فریضہ ہے اور اسے ادا کرتے وقت اس بات کا خیال رہنا چاہیے کہ یہ بہتر انداز میں ادا ہو، سعودی حکومت کے اجازت نامے سے ادا ہو مگر سعودی انتظامیہ کے لیے بغیر رجسٹرڈ عازمین بڑی چنوتی پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ جتنی تعداد میں آنے والے عازمین حج کی رہائش اور دیگر ضرورتوں کے لیے انتظامات کرتے ہیں، تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے سعودی انتظامیہ اپنے طور پر کام کرتا ہے۔ اس سال سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل الشیخ نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ 'بغیر اجازت نامے کے حج کرنا جائز نہیں ہے۔' اس کے باوجود بغیر رجسٹرڈ عازمین حج کی بڑی تعداد نے اس بار بھی حج کیا۔ سعودی عہدیدار کے حوالے سے آنے والی ایک رپورٹ کے مطابق، اس سال غیر رجسٹرڈ عازمین حج کی تعداد کا اندازہ تقریباً 400,000 لگایا گیا ہے۔ یہ کافی بڑی تعداد ہے۔ اتنے عازمین حج کے لیے اچانک انتظامات کیسے کیے جا سکتے ہیں؟ یہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ سب سے زیادہ مصری حجاج کرام کی جانیں گئی ہیں اور ان میں ایک بڑی تعداد ان حجاج کرام کی بتائی جاتی ہے جنہوں نے حج کرنے کے لیے رجسٹریشن نہیں کرایا تھا۔ اس سلسلے میں 20 جون، 2024 کو آئی خبر میں یہ بات بتائی گئی تھی کہ اس سال سب سے زیادہ مصر کے 658 حجاج کرام کو جانیں گنوانی پڑیں ہیں۔ اس کے بعد انڈونیشیا کے 183 اور پاکستان کے 58 حجاج کرام کی جان گئی ہے۔ خبر کے مطابق، جان گنوانے والے مصر کے 658 حجاج کرام میں سے 630 وہ تھے جنہوں نے حج کے لیے رجسٹریشن نہیں کیا تھا۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ 20 جون تک 1,081 حجاج کرام کی جانیں جا چکی تھیں۔ سوال یہ ہے کہ سعودی حکومت کے بار بار یہ کہنے پر کہ بغیر رجسٹریشن کے لوگ فریضۂ حج ادا نہ کریں، فریضۂ حج کی نیت سے سعودی عرب نہ آئیں، پھر لوگ ایسا کرتے کیوں ہیں جبکہ اس سلسلے میں سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل الشیخ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ آخر لوگ یہ سمجھتے کیوں نہیں کہ اچانک لاکھوں عازمین حج کی تعداد اگر بڑھ جاتی ہے تو ان کے لیے انتظامات کیسے کیے جا سکتے ہیں؟ امید کی جانی چاہیے کہ اس بار جو ہوا، اگلی بار وہ نہیں ہوگا۔ رجسٹرڈ عازمین حج ہی فریضۂ حج ادا کریں گے۔ ■

بڑھتی گرمی

باعث تشویش بن گئی ہے

> درجۂ حرارت کے یوں ہی بڑھتے رہنے سے گلیشیئر تیزی سے پگھلیں گے، سمندروں کی سطح میں اضافہ ہوگا، سمندری طوفان زیادہ آنے لگیں گے۔ اس سے سمندر کے سفر اور بحری راستوں سے ہونے والی تجارتوں پر اثر پڑے گا جبکہ دنیا کی 80 فیصد سے زیادہ تجارت سمندر کے راستے ہی ہوتی ہے۔

دنیا کے ان علاقوں میں جہاں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 48 ڈگری سیلسیئس تک رہا کرتا تھا، وہاں 52 ڈگری کو پار کر گیا۔ اس سے عام لوگوں کے لیے بھی 'گلوبل وارمنگ' کی سنگینی کو سمجھنا مشکل نہیں رہ گیا ہے۔ درجۂ حرارت کو معتدل بنانے کے لیے عام لوگ کیا کریں؟ گرمی کی شدت میں اضافے پر یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے اور اس کا جواب مختلف طرح سے دینا ممکن ہے۔ ایک جواب یہ بھی ہے کہ عام لوگ پیڑ لگائیں، دنیا کو زیادہ سے زیادہ سرسبز و شاداب بنائیں، کھانا برباد نہ کریں، گاڑیوں کا استعمال کم سے کم کریں، زیادہ بجلی کا استعمال نہ کریں اور ہر وہ کام کریں جن سے درجۂ حرارت معتدل رہے۔ جنوری، 2024 میں آئی ایک رپورٹ کے مطابق، یوروپی یونین کی کوپرنیکس کلائمٹ چینج سروس نے 1850 سے، جب سے موسم کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے، 2023 کو گرم ترین سال قرار دیا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ 2023 ممکنہ طور پر گزشتہ ایک لاکھ برسوں میں دنیا کا گرم ترین سال تھا۔ 2024 کے درجۂ حرارت کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ 2023 کا ریکارڈ ٹوٹ گیا ہوگا۔ زیادہ گرمی کی وجہ سے ہونے والی اموات تشویش پیدا کرنے والی ہیں مگر کیا عالمی لیڈران اس طرف توجہ دیں گے؟ ایسا لگتا نہیں ہے۔ کاربن کے اخراج کو تیزی سے کم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ ایسا لگنے لگا ہے کہ اس سلسلے میں تاخیر اس زمین پر انسانوں کے لیے بڑے مسئلے پیدا کر دے گی۔ درجۂ حرارت بڑھتے رہنے سے گلیشیئر تیزی سے پگھلیں گے، سمندروں کی سطح میں اضافہ ہوگا، سمندری طوفان زیادہ آنے لگیں گے تو پھر سمندر کے راستے ہونے والی تجارتوں کا کیا ہوگا جبکہ دنیا کی 80 فیصد سے زیادہ تجارت سمندر کے راستے ہی ہوتی ہے۔ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا تو اس کا اثر غریبوں پر پڑے گا جبکہ دنیا میں اس وقت بھی غریبوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ دنیا کی 59 فیصد آبادی روزانہ 5 ڈالر نہیں کما پاتی، روزانہ 25 ہزار لوگ غذا نہ ملنے کی وجہ سے جان گنوا دیتے ہیں۔

درجۂ حرارت میں اضافہ ہوگا تو اے سی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اسی طرح کا کچھ نیا سسٹم مارکیٹ میں آجائے گا مگر یہ چیزیں گرمی میں اضافے کی وجہ بنتی ہیں۔ یہ دیکھنا کسی کے لیے بھی آسان ہے کہ اے سی والے کمرے میں جتنی ٹھنڈ ہوتی ہے، باہر ایکدم برعکس ماحول ہوتا ہے۔ یہ بات طے سی ہے کہ بڑھتا ہوا درجۂ حرارت غریبوں کے لیے ہی زیادہ مسئلے پیدا کرے گا، اس لیے انہیں اس کی تیاری پہلے سے کر لینی چاہیے۔ انہیں پیڑ لگانا چاہیے، خود کو ماحول دوست بنانا چاہیے تاکہ موسم کے بدلنے پر وہ راحت محسوس کریں۔ پہلے لوگ پیڑ لگانے میں بڑی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ سڑکوں کے کنارے جن لوگوں کی زمین ہوتی تھی، وہ یہ سوچ کر پیڑ لگاتے تھے کہ سڑک سے گزرنے والے مسافروں کو سایہ ملے گا، وہ کچھ پھل بھی کھا سکیں گے۔ پیڑوں پر چڑیاں گھونسلے بنائیں گی مگر مادیت پسندی نے لوگوں کی سوچ بدل دی ہے۔ گزشتہ چند دہائی میں جس تیزی سے پیڑ کٹے ہیں، اتنی ہی رفتار سے لگائے نہیں گئے ہیں۔ اسی لیے موسم گرما میں پیدل یا سائیکل، موٹر سائیکل کا تھوڑی دور کا سفر بھی مشکل سفر ہوتا ہے۔ ہیٹ ویو کی زد میں آنے کا خدشہ رہتا ہے۔ اس سال بھی وطن عزیز ہندوستان میں ہیٹ ویو کی وجہ سے کئی لوگوں کو جانیں گنوانی پڑی ہیں۔ 20 جون، 2024 کو آئی ایک رپورٹ کے مطابق، 40,272 لوگوں کے ہیٹ ویو سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ صورتحال بدلنی ہوگی۔ اس کے لیے حکومتوں کو شجرکاری مہم چلانی چاہیے۔ سال بہ سال پیڑوں کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہیے۔ سماج کے ذمہ دار لوگوں کو اس سلسلے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ گرمی کے موسم میں گرمی پر بات کرنے سے نہیں، حالات بدلنے کے لیے اقدامات کرنے سے ہی حالات بدلیں گے۔ ■